نمازی کا اعضائے ستر میں سے کسی ایک عضو کو قصداً چوتھائی سے کم کھولے رکھنا کیسا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12804

تاریخ اجراء: 29 رمضان المبارک 1444ھ / 20 اپریل 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر نمازی قصداً اعضائے ستر میں سے کسی ایک عضو کو چوتھائی حصے سے کم کھلا رکھے، تو اس صورت میں نماز کا کیا حکم ہو گا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق اعضائے ستر میں سے کوئی ایک عضو چوتھائی حصے سے کم ظاہر ہو، تو اس صورت میں نماز ادا ہو جاتی ہے۔ البتہ نمازی کا قصداً اس طرح عضو کھول کر نماز پڑھنا بے ادبی ضرور ہے اور بعض صورتوں میں تو گناہ بھی ہو گا مثلاً عورت کا نامحرم مرد کے سامنے ٹخنے ظاہر کر کے نماز پڑھنا۔ لہذا مرد و عورت دونوں پر ہی لازم ہے کہ شریعت نے نماز میں جن اعضا کو چھپانے کا حکم دیا ہے، باقاعدہ اہتمام کے ساتھ انہیں اچھی طرح چھپا لیا جائے، تاکہ نماز ادا کرتے ہوئے کسی بھی طرح کی بے ستری نہ ہونے پائے۔

ایک عضو چوتھائی حصے سے کم ظاہر ہو، تو نماز ہو جائے گی۔ جیسا کہ فتاوی عالمگیری، بحر الرائق، مجمع الانہر، نہر الفائق وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے: "والنظم للاول "انکشاف مادون الربع معفو اذا کان فی عضو واحد" یعنی جو حصہ عضو کی چوتھائی سے کم ہو اس کا نماز میں کھلا رہنا معاف ہے جب کہ وہ ایک ہی عضو میں ہو۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الصلاۃ، ج 01، ص 58، مطبوعہ پشاور)

فتاوی رضویہ میں ہے: **"اگر ایک عضو کی چہارم سے کم ظاہر ہے، تو نماز صحیح ہو جائے گی**، اگرچہ نیت سے سلام تک انکشاف رہے، اگرچہ بعض صورتوں میں گناہ و سوئے ادب بیشک ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج 06، ص 30، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

بہارِ شریعت میں ہے: ”جن اعضا کا ستر فرض ہے، ان میں کوئی عضو چوتھائی سے کم کھل گیا، نماز ہو گئی۔“ (بہار شریعت، ج01، ص481، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net